بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

خطبہ نمبر ۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / سوموار ۱۷ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ / ۲۴ اخاء ۱۳۶۲ ہش / ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۹واں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب اور دعا سے اجتماع کا اختتام فرمایا

قائدین اضلاع کے بین الاضلاعی مقابلے میں ضلع کراچی اوّل رہا

مجالس اطفال الاحمدیہ کے مابین کارکردگی کے مقابلے میں مجلس اورنگی ٹاؤن کراچی اوّل رہی

ربوہ - ۲۳ اخاء / اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتالیسواں سالانہ اجتماع آج شام یہاں پانچ بجکر دس منٹ پر اپنی مخصوص دینی روایات تسبیح و تحمید اور عبادات کے ماحول میں تین روز ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر تک جاری رہنے کے بعد ہر لحاظ سے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ۔

اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک یادگار اور معرکہ آرا خطاب فرمایا جس نے احباب جماعت کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا حضور کا یہ خطاب ۳ بجکر ۴۷ منٹ پر شروع ہوا اور ۵ بجکر ۷ منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے حضور انور ایدہ اللہ نے ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ تک خطاب فرمایا۔ جس کے بعد حضور نے نہایت رقت اور درد بھری پُرسوز دعا کرائی اس وقت مقام اجتماع کا ایک عجیب عالم تھا خدام و انصار کی رقت کے نارے چیخیں نکل رہی تھیں۔ جملہ احباب نے نہایت درد کے ساتھ رو رو کر اللہ کے حضور دعا کی حضور کے اس تاریخی خطاب کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔

اس اجتماع کی اختتامی تقریر براہ راست لجنہ اماء اللہ کے اجتماع سے بھی نشر کی گئی۔ خدام کے اجتماع میں حاضری کا اندازہ بیس ہزار خدام انصار اور اطفال سے زائد تھا۔ اسمیں ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے خدام اطفال کے علاوہ ۱۱ بیرونی ممالک سے بھی خدام نمائندگان تشریف لائے۔ تین روز تک علماء سلسلہ کی تقاریر، علمی اور کھیلوں کے مقابلہ جات کے علاوہ اہم چیز خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس تھا جس میں مجلس کی ترقی اور بہتری کیلئے تجاویز پر بحث کی گئی اور میزانیہ آمد و خرچ برائے سال ۸۴-۱۹۸۳ پاس کیا گیا۔

اجتماع میں جملہ تقاریر کے علاوہ ایک اہم تقریر محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ نے کی انہوں نے حضور انور کے حالیہ دورہ کی نہایت درجہ ایمان افروز تفاصیل بیان کیں۔ احباب نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے محترم چوہدری صاحب کی باتوں کو سنا اس تقریر کی اہمیت کے پیش نظر صدر مجلس محترم محمود احمد صاحب نے اپنی تقریر کیلئے مقررہ وقت بھی چوہدری صاحب موصوف کو دیدیا۔

خدام نے تین روز تک خیموں میں دن رات بسر کئے اور دینی تربیت کا ایک نہایت اہم مرحلہ مکمل کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ افتتاحی اور اختتامی خطاب کے علاوہ آخری روز کبڈی کا فائنل میچ ملاحظہ کرنے بھی تشریف لائے۔

اختتامی اجلاس میں حضور نے انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ حضور نے ایک خاص انعام اپنی طرف سے مغربی جرمنی کے نیشنل قائد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو دیا۔ قائدین اضلاع کی کارکردگی کے مقابلہ میں ضلع کراچی اوّل، ضلع لاہور دوم اور ضلع نواب شاہ سوم رہا۔ مجالس اطفال الاحمدیہ کے مقابلے میں۔ مجلس اطفال اورنگی ٹاؤن کراچی اوّل، مجلس اطفال ربوہ دوم اور مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور سوم رہی۔ مرکزی سالانہ مضمون نویسی کے مقابلے میں مکرم میاں محمد شفیق صاحب سرگودھا اوّل۔ مکرم محمد رفیق منہاس صاحب اٹک دوم اور مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب ماڈل ٹاؤن ہو سوم رہے۔

سائیکل سروے سکیم کے بین الاضلاعی مقابلے میں امسال مجلس ربوہ اوّل رہی اور حضور ایدہ اللہ کی طرف سے دیا جانیوالا خصوصی ۱۰۰۰ روپے کا انعام حاصل کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی اجلاس میں دو ذہین طلباء کو تمغہ جات بھی تقسیم فرمائے مکرم سلیم اختر صاحب ابن چوہدری محمد خان صاحب لاہور نے ایم اے تاریخ کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں دوم آنے پر طلائی تمغہ دوم حاصل کیا۔ اور مکرم اخوند شکیل احمد خان ابن مکرم اخوند اقبال محمد خان نے ایف ایس سی پری میڈیکل کے امتحان میں ملتان بورڈ میں دوم رہنے پر طلائی تمغہ دوم حاصل کیا ہے۔

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے (حدیث النبی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت مکرم زعیم اعلیٰ صاحب انصار اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

انصار اللہ کا چھبیسواں سالانہ مرکزی اجتماع امسال مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ تبوک ۱۳۵۸ ہش (۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء) میں انصار اللہ کو اپنے مرکزی اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنی خواہش کا اظہار فرماتے ہوئے انصار اللہ پر زور دیا کہ:-

۱۔ "میری خواہش ہے کہ پاکستان میں مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا کوئی نمائندہ اپنے اپنے اجتماع میں شامل نہ ہو۔"

۲۔ "میرے دل میں خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدام اور انصار کے اجتماعات میں ان کی تمام مجالس شرکت کریں۔"

۳۔ "چاہے ایک مجلس سے ایک ہی نمائندہ کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور۔"

میں امید کرتا ہوں کہ آپ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلی خواہش کو بہر حال پورا کرتے ہوئے مرکزی اجتماع انصار اللہ میں کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں گے۔ اگر آپ اس راہ میں مالی مشکلات محسوس کرتے ہوں تو فوری طور پر مرکز کو مطلع فرمائیں۔ والسلام

(خاکسار چوہدری حمید اللہ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ خطبہ

قرآن مجید کی رُو سے حضرت ابراہیمؑ کامل راستباز کامل موحد اور انتہائی مدلل گفتگو کرنیوالے تھے

مفسرین نے اپنی غفلت سے ان اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کو اٹھا کر ان کی طرف سراسر غلط باتیں منسوب کر دیں

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر بارِ احسان ہیں کہ آپ نے انبیاء کی عصمت کو نہایت روشن دلائل کے ساتھ آشکار فرمایا

یہ آپ ہی کا فیض ہے کہ ہمارے دل اس یقین سے بھر گئے کہ سارے ہی نبی پاک تھے اور سب سے بڑھکر پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

کیسی ہی قیامت ہمارے سر پر سے گذر جائے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے در اور آپکے قدموں کو چھوڑ ہی نہیں سکتے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۳ احسان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۳ جون ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

(نوٹ:- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ (الانعام آیت ۷۵ تا ۸۴)

اور پھر فرمایا:

قرآن کریم نے مختلف انبیاء کو

مختلف صفاتِ حسنہ سے متصف

دکھایا ہے۔ اور وہ تمام صفاتِ حسنہ جو مختلف انبیاءؑ میں نمایاں شان کے ساتھ نظر آتی ہیں وہ تمام کی تمام بلکہ ان سے شان میں بہت بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک وجود میں جمع ہوگئیں۔

قرآن کریم کا یہ اسلوب بیان اور طریق حکمت ہے جس کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے ان تمام خوبیوں کو جو انبیاء میں ورق ورق پھیلی پڑی تھیں ان کو مجموعی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں اکٹھا کر دیا ہے اور سب انبیاء سے آپ کو ہر شان میں بڑھ کر دکھاتا ہے۔

(حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو خوبیاں قرآن کریم نے نمایاں طور پر پیش کیں۔ ان میں ایک آپ کی سچائی تھی فرمایا اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا (مریم) وہ بہت ہی سچ بولنے والا اور جھوٹ سے بہت متنفر انسان تھا۔ آپ کی دوسری خوبی توحید کے ساتھ عشق دکھائی گئی یعنی ایسا کامل موحد شرک سے ایسا بیزار کہ کبھی کسی صورت میں بھی جان، مال، عزت کی پرواہ نہ کی اور بے دھڑک ہر چیز خدا کی توحید کی خاطر داؤ پر لگا دی، نہ اپنوں سے خوف کھایا نہ غیروں سے نہ ماں باپ کا احترام حائل ہوا۔ غرض توحید کے مقابل پر ہر دوسری قدر کو حقیر اور ذلیل سمجھا اور خالصۃً للہ ہو گئے اور واقعۃً حقیقت پر قائم ہوتے ہوئے فرمایا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کہ دیکھو! میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میری طبیعت میں ہی شرک داخل نہیں ہے۔ میں توحید کے ساتھ عشق کے ایسے بندھن میں باندھا گیا ہوں اور میرے خمیر میں

اللہ تعالےٰ کی توحید

کچھ اس طرح رکھ دی گئی ہے اور میری گھٹی میں اللہ کی محبت پلا دی گئی ہے کہ شرک سے کبھی کسی مقام پر اور کسی منزل میں بھی میرا کوئی علاقہ اور تعلق نہیں دیکھو گے۔ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ کسی حالت میں بھی مجھے شرک کرنے والوں میں سے نہیں پاؤ گے۔

علاوہ ازیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیسری خوبی یہ بیان فرمائی گئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حجت میں کمال رکھتے تھے۔ دلائل اور براہین میں آپ کو ایک غیر معمولی ملکہ عطا کیا گیا تھا۔ مقابل پر آپ ایسے براہین پیش کرتے تھے اور ایسے دلائل دیا کرتے تھے کہ فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ۔ مدمقابل حیران و ششدر رہ جاتا تھا۔ نکسوا عَلٰی رُءُوْسِھِمْ مخالف گویا سروں کے بل الٹ جایا کرتے تھے۔

لیکن بڑی بدقسمتی ہے کہ سرسری نگاہ سے ان آیات کا مطالعہ کرنے والے بعض لوگوں نے جب تفسیریں لکھیں تو ہر جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خوبی بیان کی گئی تھی وہیں اس کے برعکس نقص بیان کرنے شروع کر دیئے (جہاں سچائی کا کمال دکھایا گیا تھا وہاں جھوٹ نظر آ گیا جہاں توحید کی شان بتلائی گئی تھی۔ وہاں شرک دکھائی دیا اور جہاں کمال درجہ کی حجت بتائی گئی تھی وہاں ایک ایسی لغو دلیل آپ کی طرف منسوب کر دی جو بالکل بے کار بے معنی اور بے حقیقت ہو۔ بسا اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا دشمنی کی آنکھ سے دیکھا گیا ہے۔ لیکن

امر واقعہ یہ ہے

کہ یہ بات نہیں۔ نادان کی دوستی بعض اوقات ہوشیار دشمن کی دشمنی سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ غفلت کی آنکھ سے دیکھا گیا ہے دشمنی کی آنکھ سے نہیں دیکھا گیا لیکن نتیجہ وہ نکالا جو دشمن کو مطلوب تھا اور اس طرح دشمن کے ہاتھ مضبوط کئے گئے۔ چنانچہ میں نے ایک مثال پچھلے خطبہ میں آپ کے سامنے رکھی تھی۔ اب میں دوسری مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

گزشتہ خطبہ میں جن آیات کی میں نے تلاوت کی تھی ان کی تفسیریں لکھتے وقت بھی (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صدق پر بھی حملہ کیا گیا اور آپ کی حجت پر بھی حملہ کیا گیا یعنی قرآن کریم کی طرف سے جو خوبیاں بیان کی گئی تھیں ان کو الٹا کر دیکھا گیا اللہ تعالےٰ تو بڑے فخر سے اس واقعہ کو پیش فرما رہا ہے اور فرماتا ہے دیکھو! کیسی شاندار حجت تھی ابراہیم کی۔ لیکن اس کے برعکس بتایا یہ جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت توڑنے کے بعد جھوٹ کے ذریعہ بچنے کی کوشش کی تھی لیکن ایسا کمزور اور ایسا بودا سا جھوٹ تھا کہ فوراً پکڑا گیا۔ اور خدا فرماتا ہے کہ دشمن نے منہ کی کھائی اور بیان کرنے والے کہتے ہیں گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) منہ کی کھائی منہ کی تو وہ کھاتا ہے جس کا جھوٹ موقع پر پکڑا جائے اور جو ذلیل ہو جائے اور پھر اپنے کئے کی سزا پانے کے لئے اسے مقتل کی طرف گھسیٹا جائے۔ وہ شخص منہ کی کھاتا ہے یا وہ جو دھوکے میں نہیں آتا تو گویا تفسیر نے سارے مضمون کو الٹ دیا۔ اللہ تعالےٰ تو یہ بیان فرما رہا تھا کہ میرا بندہ اتنا دلیر، اتنا قوی اور ایسے شاندار دلائل پیش کرتا ہے کہ دلائل کے رنگ میں اس نے ایک ایسی بات بیان کی کہ دشمن اپنی شکست تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا اور دشمن جانتا تھا اس وقت بھی کہ ابراہیم محض اس کو ذلیل کرنے کی خاطر یہ طریق اختیار کر رہا ہے بچنے کی خاطر نہیں کیونکہ بچنے کی خاطر اگر طریقہ اختیار کرتا ہوتا تو پہلے خود ان کو کیوں بتاتا اس لئے جب وہ ذلیل و خوار ہوئے اور حجت باقی نہ رہی۔ تب وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے اور ابراہیم کے مقابل پر تلوار اٹھانے کی کوشش کی اور آگ میں جلانے کی دھمکی دی۔)

جو آیات میں نے آج تلاوت کی ہیں ان میں توحید کا مضمون خصوصیت کے ساتھ بیان ہوا ہے اور (انہی آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بعض مفسرین نے شرک منسوب کیا ہے۔ آپ کا درجۂ صداقت، آپ کی حق گوئی کا کمال بھی دکھایا گیا ہے اور انہی آیات میں مفسرین کو وہ مقام مل گیا جہاں کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ بولا۔ یعنی حق کی خاطر جھوٹ بولا، اللہ کی خاطر جھوٹ بولا۔

حیرت انگیز تضاد

ہے۔ حق اور جھوٹ کا کیا تعلق۔ روشنی اور اندھیرے کا کیا تعلق۔ خدا کی خاطر جھوٹ بولنا تو ایسا لغو فعل ہے۔ جسے کوئی معمولی عقل کا انسان بھی نہیں کر سکتا۔ کجا یہ کہ اللہ بڑی شان کے ساتھ ایک کامل اور صادق نبی کو پیش کر رہا ہو اور بیان یہ کر رہا ہو کہ دیکھو میرے بندہ نے میری خاطر جھوٹ بولنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا کیسا لغو خیال بن جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے اور اس کا آغاز دیکھئے کہ کس شان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے کہ ابراہیم تو شروع سے ہی میری خاطر لوگوں سے بحث کرنے والا تھا۔ بچپن سے ہی وہ میرا تھا اور اپنے چچا سے بحثیں کیا کرتا تھا کہ یہ کیا جھوٹے بت بنا کر تم ان کے آگے بیٹھ رہے ہو۔ میں تمہیں بھی اور تمہاری قوم کو بھی کھلی کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔

پس یہ ہے مضمون کا آغاز جس میں

ایک کامل موحد کی شان

بیان کرتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اسی حالت پر نہیں رہنے دیا۔ اس پر ہم نے عرفان کی بارش کی۔ اس کو آفاقی حکمتیں بھی سکھائیں اور اندرونی حکمتیں بھی اس پر روشن کیں فرمایا کہ اس کی آفاقی حکمتوں کو پانے کا انداز یہ تھا کہ ابراہیم بسا اوقات اپنے رب کی ذات میں مگن ہو کر دشمن کے دلائل پر غور کیا کرتا تھا اور سوچا کرتا تھا کہ میں دشمن کو کس طرح شکست دوں۔ چنانچہ اسی کیفیت میں اس کی آسمان پر نظر گئی اور اس نے ستاروں کو دیکھا اور کہا اچھا یہ ہے میرا رب جو بیان کیا جاتا ہے یعنی یہ جاہل قوم ہے۔ ان کے بتوں کی تو ہمارے سامنے کوئی حیثیت نہیں جب بتوں سے اوپر جائیں گے تو پھر ستاروں کو پیش کریں گے کہ یہ ہیں تمہارے رب۔ اور پھر جب اس نے ستاروں کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو کہا دشمن کے خلاف کیسی اچھی دلیل ہاتھ آئی۔ اب میں ان سے کہونگا کہ اچھا! یہ میرا رب ہے۔ لو ڈوب گیا تمہارا رب۔ میرا تو یہ رب نہیں ہو سکتا جو ڈوب جانے والا ہو۔ پھر وہ اس سے بڑھ کر چاند کو میرے سامنے پیش کریں گے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی SOLILOQUY یعنی اپنے دل سے باتیں کرنے کی کیفیت دکھائی گئی ہے، ان کا از خود باتیں کرنا اور فکر میں ڈوبنا اور خدا کی خاطر دلائل تلاش کرنا، آفاق سے دلائل حاصل کرنا جیسا کہ قرآن کریم خود بیان کر رہا ہے۔ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ہم نے اسکو زمینی حجتیں بھی دی تھیں، زمینی دلائل بھی اس پر روشن کئے تھے اور آسمانی

حجتیں بھی اس کو عطا کی تھیں

اور آسمانی دلائل بھی اس پر روشن کئے تھے اور طریق کار یہ تھا کہ وہ خدا کی ذات میں گم ہو کر بیٹھا سوچا کرتا تھا۔

اور پھر چاند پر اس کی نظر پڑی اور اس نے کہا کہ اچھا ستاروں کے بعد یہ چاند میرا رب بنایا جائے گا گویا کہ یہ میرا رب ہے تو چاند کو بھی اس نے ڈوبتے دیکھا جیسا کہ ہمیشہ سے دیکھا کرتا تھا اور کہا اچھی دلیل ہاتھ آئی۔ میں کہوں گا اچھا یہ بڑا ہے، شاید یہ ہو میرا رب لیکن دیکھو یہ بھی تو ڈوب گیا اور میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

اور پھر سورج کو اس نے دیکھا اور کہا اس کے بعد دشمن کے پاس اور کوئی چیز پیش کرنے والی نہیں ہے۔ کائنات میں سب سے بڑی سب سے طاقتور اور سب سے زیادہ مؤثر چیز جو دشمن کو دکھائی دیتی ہے وہ سورج ہے۔ تو میں ان سے کہوں گا هٰذَا رَبِّیْ یہ ہے میرا رب هٰذَآ اَكْبَرُ۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ اس لئے اگر کوئی رب ہونے کا حق رکھتا ہے تو یہ ہے مگر یہ رب تو روز ڈوبتا ہے اور ڈوبنے والا میرا رب کس طرح ہو سکتا ہے اس لئے تمہیں یہ رب مبارک ہو مجھے یہ رب ہرگز کسی قیمت پر قبول نہیں ہیں اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ۔ یہ دلیل کامل ہوئی کہ میں تو اپنا چہرہ ہمیشہ اپنے رب ہی کی طرف وقف رکھوں گا جس نے زمین و آسمان کو اور ان سب چیزوں کو پیدا کیا، حَنِیْفًا ہمیشہ اسی کی طرف جھکا رہوں گا، وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور مجھے تم کبھی کسی حالت میں بھی شرک کرنے والا نہیں پاؤ گے۔

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کامل کو جس شان سے پیش کیا ہے اس کو الٹاتے ہوئے بعض مفسرین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شرک انہی آیات سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی عقل کی حالت حیرت انگیز ہے کہ جب شرک منسوب کیا تو فوراً دماغ میں خیال آیا کہ نعوذ باللہ من ذالک قرآن کریم ایسی لغو بات کیسے کر سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام روزانہ ستاروں کو دیکھتے تھے چڑھتے ہوئے بھی اور ڈوبتے ہوئے بھی۔ چاند کو چڑھتا دیکھتے تھے اور ڈوبتا دیکھتے تھے۔ سورج ہر روز طلوع ہوتا تھا اور غروب ہو جایا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ یہ کیا بات کر رہا ہے کہ اچانک ایک دن ستاروں کو انہوں نے خدا بنا لیا جو ہر روز ڈوب جایا کرتے تھے۔ کیا اس دن پہلی دفعہ انہوں نے ستاروں کو ڈوبتا ہوا دیکھا تھا۔ کیا پہلی مرتبہ علم ہوا تھا کہ چاند غروب ہو جایا کرتا ہے اور سورج بھی ڈوب جاتا ہے۔ اس کا حل سنئے اس کا حل مفسرین نے یہ نہیں نکالا کہ

لازماً یہ نتیجہ" غلط ہے

اور یہی حل ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے نبی کی طرف کوئی لغو فعل یا لغو کلام منسوب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ نتیجہ غلط ہے۔ چنانچہ یہ نتیجہ نکالنے کی بجائے انہوں نے ایک کہانی بنائی جو ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں رائج بچوں کی کتابوں میں انبیاء کی جو کہانیاں ہیں ان میں یہ کہانی درج ہے بچوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کی خاطر کہ حضرات ابراہیم علیہ السلام جو توحید کے علمبردار اور توحید کے شہزادہ تھے۔ دراصل وہ بھی نعوذ باللہ بڑے مشرک تھے اور یہ توجیہہ پیش کی گئی ہے کہ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کے متعلق بچپن سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ نبی بننے والا ہے اور بچپن سے ہی خطرہ تھا کہ اس نے بڑے ہو کر ہمارے خداؤں کے خلاف اعلان کرنا ہے۔ لہٰذا اُن کے چچا نے اُن کو ایک اندھیری غار میں قید رکھا اور جب تک بالغ نہیں ہوئے انہوں نے نہ سورج دیکھا نہ چاند اور نہ ستارے۔ کلیتہً اندھیرے میں پرورش پائی۔ جس دن غار سے پتھر ہٹا کر ان کو باہر نکالا گیا رات کا وقت تھا پہلے ستاروں پر نظر پڑ گئی رب کی تلاش میں بیٹھے ہوئے تھے انتظار کر رہے تھے۔ کہا اچھا پھر یہی رب ہوگا ایسی لغو اور بے ہودہ کہانی بچپن سے لوگوں کے دماغوں کو مسموم کرنے کے لئے پڑھائی جا رہی ہے اور کوئی اس کی باز پرس نہیں کر رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ نے تو بات ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید کے مسئلہ پر باپ کے ساتھ جھگڑے سے شروع کی تھی یہ بتانے کی خاطر کہ تم دھوکے میں نہ پڑ جانا۔ یہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرز استدلال

تھی۔ یعنی دشمن کے کلام ـــــ کو جھوٹا کرنے کے لئے استعمال کرنا۔ یہ استدلال کی ایک طرز ہوا کرتی ہے۔ جس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ۔

ہاں چکھ اب اس سزا کو تو تو عزیز بھی ہے اور کریم بھی ہے تو کیا نعوذ باللہ من ذالک خدا تعالےٰ نے جھوٹ بولا کہ دشمن کو، ذلیل و خوار بندہ کو جس کو جہنم میں ڈال رہا ہے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ تو عزیز ہے اور کریم ہے۔ بڑا غالب ہے اور بڑی عزت والا ہے۔ اگر وہاں سے جھوٹ کا نتیجہ نکلتا ہے یا شرک نکلتا ہے تو یہاں سے بھی نکلنا چاہیئے۔ یہ ایک طرز کلام ہے۔ استدلال کا ایک انداز ہے کہ دشمن کی بات اُسی کے منہ سے بیان کی جائے اور پھر اس کو غلط ثابت کر دیا جائے اور جھوٹا ثابت کر دیا جائے۔

پس یہاں بھی یہی مُراد تھی لیکن یہیں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایک جھوٹ کا بہتان بھی باندھ دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس گفتگو کے دوران جب اس نتیجہ پر پہنچے کہ میں اُن لوگوں کو ذلیل کرنے کی خاطر اُن کے بُت توڑوں تو انہوں نے ایک موقع پر جواب دیا اِنِّي سَقِيمٌ کہ میں تو بیمار ہوں اور دراصل یہ جھوٹ تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام بیمار کوئی نہیں تھے۔ اُن کی نیت یہ تھی کہ یہ لوگ چلے جائیں تو پھر میں ان کے بتوں کو توڑ دوں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق جو اِنِّي سَقِيمٌ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کو بہانہ بنا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ کا بھی الزام لگا دیا گیا حالانکہ واقعہ یہ ہے سقیم کا لفظ مختلف معانی میں محاورتاً استعمال ہوتا ہے جس طرح مثلاً انگریزی میں کہتے ہیں I am sick of you میں تم سے بیمار ہو گیا ہوں، میں تھک گیا ہوں، میں بے زار ہوں۔ غرض کسی سے انتہائی بے زاری کے اظہار پر لفظ بیمار استعمال کیا جاتا ہے اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ تم نے تو مجھے بیمار کر دیا ہے۔ تم ایسے لغو دلائل پیش کر رہے ہو اور ایسی بے عقلی کی باتیں کر رہے ہو کہ تم نے تو گویا مجھے بیمار کر دیا مجھے لاچار کر کے رکھ دیا ہے میرے اعصاب توڑ دیئے ہیں۔ یہ بھی ایک طرز بیان ہے۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام جب محوِ گفتگو تھے اور دشمن نہایت ہی لغو اور بے معنی دلائل سامنے پیش کر رہا تھا اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنِّي سَقِيمٌ میں تو تمہاری باتوں سے بیمار ہوا جاتا ہوں یا تمہارے غم میں بیمار ہوا جاتا ہوں، تم کیوں ہلاک ہو رہے ہو اور کیوں پاگلوں والی باتیں کرتے ہو۔ چنانچہ اس اظہار کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جھوٹ کے طور پر پیش کیا گیا کہ گویا آپ یہ کہنا چاہتے تھے کہ میں بیمار ہو گیا ہوں، مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ چنانچہ اس پر وہ ابراہیم کو اپنے بتوں کے پاس چھوڑ کر چلے گئے جو یہ کہتا تھا کہ میں بتوں کو توڑ دوں گا۔ وہ لوگ بھی عجیب احمق تھے کہ دھوکے میں آ گئے۔ بحث تو یہ ہو رہی ہے کہ اچھا جب میرا داؤ لگے گا میں بتوں کو توڑ دوں گا اور اچانک کہتا ہے میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اُن کا جواب تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ بیمار ہو گئے ہو تو گھر جا کے بیٹھو یہاں بُت خانے میں کیا کر رہے ہو۔ لیکن مفسرین کہتے ہیں کہ نہیں، انہوں نے کہا اچھا اگر بیمار ہو گئے ہو تو پھر اسی بُت خانے میں لیٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ چلے گئے تو انہوں نے پیچھے سے بُت توڑ دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم احسانات میں سے ایک یہ احسان بھی ہے کہ آپ نے

تمام انبیاء کی عصمت کو دوبارہ ثابت کیا

اور وہ تمام الزامات جو کلام حکیم پر لگائے گئے تھے اور خدا کے مقدس انبیاء پر لگائے گئے تھے اُن کو یک قلم چاک فرما دیا اور اپنے غلاموں کو ایسی سوچ عطا کی کہ جس کے نتیجہ میں کلام حکیم ایک نئی شان کے ساتھ ہم پر جلوہ گر ہوا۔ اور انبیاء علیہم السلام کی قوت قدسیہ ہم پر خوب اچھی طرح روشن ہوئی اور ہم نے پہچان لیا کہ اللہ کے بندے جن کو خدا نبوت کے لئے چُنا کرتا ہے وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہوتے ہیں اور ہر قسم کی خوبیاں اُن کو عطا کی جاتی ہیں۔ اُن کی مثالیں اُن کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کے لئے ہمیشہ پیش کی جاتی ہیں اس لئے نہیں کہ اُن کی برائیاں گنوا کر ہمیشہ کے لئے اللہ تعالےٰ اُن کو دنیا میں ذلیل و خوار کرے۔

ایسا اُلٹ مضمون جب پیش کیا جاتا تھا تو ہمیشہ دشمن نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ مستشرقین نے سب سے زیادہ اعتراضات کلام حکیم اور انبیاءؑ پر انہی مفسرین کے کندھوں پر بندوقیں رکھ کر چلاتے ہوئے کئے ہیں۔ ہر مستشرق کا اعتراض جب آپ اٹھا کر دیکھتے ہیں آپ کا دل خون ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے ہاتھ میں ہتھیار کیا ہیں۔ وہ یہی ہیں کہ آپ کے فلاں مفسر نے یہ لکھا ہے۔ آپ کے فلاں مفسر نے یہ لکھا ہے اور آپ کے فلاں مفسر نے یہ لکھا ہے، اُن مفسرین سے پوچھو جو قرآن کو سمجھتے تھے جو قرآن کی زبان جانتے تھے۔ جو اُنہی لوگوں میں پیدا ہوئے، ہم تو اُن کے منہ کی باتیں کر رہے ہیں اپنے منہ کی باتیں تو نہیں کر رہے اس لئے لڑنا ہے تو اُن لوگوں سے لڑو۔

یہ ایک ایسا لمبا سلسلہ چل پڑا تھا کہ قرآن کریم کی ہر خوبی میں دشمن کو ایک نقص نظر آنے لگا اور انبیاءؑ کی ہر پاکیزگی میں دشمن کو ایک خرابی دکھائی دینے لگی اور کلام حکیم دشمنوں کی نگاہ میں گویا کہ ایسی داستانوں کی کتاب بن گیا جن میں نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کے پیاروں کی بدکاریاں اور اُن کے گناہ اور اُن کی گندگی کا اظہار کیا گیا تھا اور قیامت تک اس کو محفوظ کر دیا گیا تھا گویا یہ تعلیم دے رہا تھا کہ میرے پیارے تو ایسے ہوتے ہیں اور اُن سے ادنیٰ درجہ کے جو لوگ ہیں اُن کے لئے میں کیا کچھ نہ برداشت کر جاؤں گا۔ جس کو میں سچائی کے شہزادہ کے طور پر پیش کرتا ہوں، وہ تو یہ ابراہیم ہے نعوذ باللہ تین جھوٹ بولنے والا۔ جو عام لوگ ہیں جو ولی بھی نہیں جو کسی اعلیٰ مقام پر فائز نہیں ہیں وہ اگر تین ہزار جھوٹ بول جائیں تو میں کیوں معاف نہیں کروں گا۔ اس لئے اگر

سچائی کا شہزادہ

تین جھوٹ بولنے والا ہے تو عام انسان تین ہزار چار ہزار جھوٹ بے شک بولے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر میرا وہ بندہ جس کو توحید کے شہزادہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طور پر میں پیش کرتا ہوں جس کی اظہارِ توحید کی شان مجھے بہت پسند آئی وہ ایسا تھا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر شرک میں مبتلا ہو جایا کرتا تھا تو اے بنی نوع انسان! تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اس نے اگر ستاروں چاند اور سورج کو خدا بنایا تھا تو تم زمین کے کیڑوں مکوڑوں کو اور درختوں اور جھاڑیوں کو خدا بنالو گے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پس تفسیروں کی رُو سے واقعۂ ابراہیم کی ایسی بھیانک شکل بنتی ہے جس پر مستشرقین کو اعتراضات کا بہانہ مل گیا۔

اور یہ کوئی استثنائی واقعہ نہیں ہے۔ ہر مقام پر بلا استثناء جہاں قرآن کریم میں کسی نبی کی کوئی خوبی بیان کی گئی وہیں بدقسمتی سے اُس نبی میں کیڑے ڈالنے کا عذر تلاش کر لیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال لیجئے جسے اللہ تعالیٰ احسن القصص کے طور پر پیش فرماتا ہے کہ دیکھو! میرا یوسف کیسا پاک تھا، کتنا عظیم الشان وجود تھا، عصمت کا شہزادہ تھا اور جتنے بھی عصمت کے واقعات گذرے ہیں اُن میں سب سے پیارا واقعہ مجھے یہ پسند آیا ہے جسے میں احسن القصص کے طور پر تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور تفاسیر پڑھیں تو عصمت کے اس شہزادہ پر وہ ظلم کئے گئے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ مغلوب الشہوات انسان کوئی نہیں تھا۔ اور نعوذ باللہ من ذالک اسے فخر کے طور پر اللہ تعالیٰ پیش کر رہا ہے۔

پس ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسان تلے دبے ہوئے ہیں اور آپ کے عشق کے دعوے کرتے ہیں اور آپ کی خاطر اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس لئے تیار ہیں کہ آپ نے قرآن کو ہم پر روشن فرمایا، آپ نے انبیاء کی عصمت کو دوبارہ دلائل دے کر بیان فرمایا۔ دل یقین سے بھر گئے کہ اللہ کے سارے نبی پاک تھے اور سب سے زیادہ پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اللہ کی طرف سے تمام کتابیں حکمت اور سچائی پر مبنی تھیں اور سب کتابوں سے بڑھ کر قرآن کریم تھا جو سچائی اور حکمت پر مبنی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

اللہ تعالےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہے اور آپ کے اس غلام کامل پر بھی جس نے آپ کے مقام کو بڑی پیاری شان کے ساتھ ہم پر واضح فرمایا اور ہمیشہ کے لئے آپ کی محبت میں ہمیں مغلوب کر دیا۔ آپ کی محبت میں ہمیشہ کے لئے ہمیں اسطرح محو کر دیا کہ جس قسم کی بھی قیامت ہمارے سر سے گذر جائے۔ ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے در اور آپ کے قدموں کو نہیں چھوڑ سکتے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر
نہایت مفید تبلیغی نمائش

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک تبلیغی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ نمائش جہاں احمدی احباب کے علم میں اضافہ کا موجب بنتی ہے وہاں ایسے مہمان جو جماعت میں ہنوز شامل نہیں۔ اس نمائش کے ذریعہ بہت سی مفید معلومات حاصل کرتے اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی کے بارہ میں اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔

نظارت اصلاح وارشاد امسال اس کوشش میں ہے کہ نمائش کو اور وسعت دی جائے اور اسے زیادہ جامع اور ہمہ گیر سطح پر منظم کیا جائے تاکہ اس کی افادیت کا دائرہ زیادہ وسیع ہو سکے۔ اس توسیع کے منصوبہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کو آپ سے تعاون حاصل کئے بغیر کامیابی ممکن نہیں اور یہ تعاون مندرجہ ذیل طریق پر مطلوب ہے۔

(۱)۔ اگر آپ کے پاس ایسے تبلیغی چارٹ، گراف، یا نادر تصاویر یا اہم حوالہ جات ہوں جو آپ نمائش میں پیش کئے جانے کے قابل سمجھتے ہیں تو پہلے مرحلہ میں آپ نظارت کو ایسے مواد کی تفصیل کے ساتھ صرف اطلاع بھجوا دیں۔ جب دوسرے مرحلہ پر یہ اصل مواد آپ سے طلب کیا جائے تو بحفاظت اسے مرکز میں پہنچانے کا بندوبست فرمائیں۔ استعمال کے بعد نظارت پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ مواد آپ کو واپس کر دے گی۔

(۲) نمائش کو مفید اور مؤثر بنانے کے سلسلہ میں اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز آئے تو آپ ایسی تجویز نظارت اصلاح وارشاد کو ضرور تحریر فرمائیں۔ نظارت آپ کی شکر گزار ہوگی۔

(۳) جلسہ سالانہ پر جب تشریف لائیں تو یہ نمائش ضرور دیکھیں اور اپنے غیر از جماعت مہمانوں کو بھی ضرور دکھائیں۔

(۴) نمائش کی کامیابی کے لئے عموماً اور جلسہ سالانہ کی مجموعی طور پر کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی برکت اور کامیابی کے غیب سے سامان کر دے اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے آمین (ناظر اصلاح وارشاد)

وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقفِ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب جماعت سے عرض ہے کہ اپنی خدمات وقفِ جدید کے تحت وقف فرمائیں۔ خصوصاً ریٹائرڈ دوست توجہ فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

دفاتر صدر انجمن میں ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک گریجوایٹ ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ مخلص احمدی نوجوان درخواستیں جلد بھجوائیں۔ درخواستوں کے ساتھ سندات کی فوٹو اسٹیٹ مصدقہ شامل کریں۔ صدر جماعت کی تصدیق بھی شامل ہو۔ یہ درخواستیں ۷/۱۱/۸۳ تک بھجوا دیں۔

(ناظر دیوان وصدر کمیشن امیدوار ملازمت)

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ مہرین نے ایف۔ ایس۔ سی۔ پری میڈیکل میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۷۵۶ نمبر لے کر گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرگودھا میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(میجر محمود احمد۔ سول لائن۔ سرگودھا)

میری بھتیجی عزیزہ صالحہ صدیقہ بنت محمد صادق صاحب نے اس سال خدا کے فضل سے ایف۔ ایس۔ سی۔ پری میڈیکل میں ۷۴۸ نمبر لے کر جامعہ نصرت ربوہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(صادقہ قمر۔ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۔ مجلس انصاراللہ عالمگیر کا مرکزی سالانہ اجتماع ۸۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی سالانہ اجتماع انصاراللہ ۱۹۸۳ء کے انعقاد کیلئے ۲۸۔۲۹۔۳۰ اکتوبر ۸۳ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

سابقہ روایات کے مطابق ہمارا یہ روحانی اجتماع انشاءاللہ خالص دینی ماحول میں منعقد ہوگا۔ جس میں علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ تقاریر فرمائیں گے علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار اپنے انفاس قدسیہ سے اس اجتماع کو برکت بخشیں گے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے اس اجتماع کو ظاہری و باطنی برکتوں سے بھر دے اس اجتماع میں شریک ہونیوالوں کو ہر قسم کی خیر و برکت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

ناظمین کرام اور جملہ زعماء انصاراللہ ابھی سے احباب میں تحریک فرمادیں تا جملہ مجالس اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ "چاہیے ایک مجلس سے ایک ہی نمائندہ کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور"

(صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنے کی مہم

مخیر احباب سے درخواست

ہم اپنے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اور دے رہا ہے۔ آپ غریب اور نادار احمدی بھائیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت ۱۰،۰۰۰ تک پہنچانے میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ اپنے پیارے اور مقدس امام کی خواہش کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں۔ آپ کا یہ طریق بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے

سالانہ چندہ ۱۲۵/ روپے ◉ خطبہ نمبر سالانہ ۳۵ روپے

(منیجر الفضل ربوہ)

شکریہ احباب

مکرم و محترم مولانا برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ جنکی وفات ایک حادثہ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو جنرل ہسپتال لاہور میں ہوئی۔ انکی بیماری کے دوران جس محنت اور خلوص سے ڈاکٹر صاحبان نے خدمات سرانجام دیں اور جس محبت اور پیار کا اظہار احباب جماعت احمدیہ نے عموماً اور جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے خصوصاً کیا اور ان کے بعض دوستوں نے ہماری ڈھارس بندھائی نیز ان کی وفات کے بعد ان کی تعزیت کیلئے تشریف لائے اور تمام ضروری امور سرانجام دیئے۔ ان کا شکریہ ہم فرداً فرداً ادا نہیں کر سکتے لہذا ہم الفضل کے ذریعہ سے مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و احباب جماعت احمدیہ، ڈاکٹر صاحبان اور مولانا صاحب کے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود حافظ و ناصر ہو۔

بیگم برکت اللہ محمود و بچگان وغیرہ

الداعی الی اللہ کا بہترین حربہ

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اُس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا ص۱۱)

احمد موٹرز
فون نمبر ۴۰۴۴۵
گھر ۴۵۱۴۳
آٹو موبائل انجینئرز
• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
• گاڑیوں کی اطمینان بخش ○ اوورہالنگ ○ ڈنٹنگ ○ پینٹنگ الیکٹرک ○ ویل بیلنسنگ ○ ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
ہیڈ آفس:- ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹرز)
فیکٹری:- گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں۔
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش:- ۴۱۸۶۴۵
۱۰۔ اشادمان کالونی لاہور
• ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔
• ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔
چودھری اینڈ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے۔
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ○ چوک دلہ زید کا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

گاڑیوں کی انشورنس

کار، موٹر سائیکل، بس، ٹرک ویگن، ٹریکٹر، ٹرالی اور جیپ وغیرہ کی انشورنس نیز عمدہ ٹائپ اور سائیکلوسٹائل پر اشتہار تیار کریں۔

آزاد برادرز بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ ربوہ
فون: 635

سرمہ جمال بصارت

کمزوری نظر۔ دھند۔ جالا۔ ناخونہ۔ آشوب چشم اور آنکھوں کی دیگر بیماریوں کیلئے 20 سالہ تجربہ شدہ

سرمہ جمال بصارت
قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ۱/۵۰ روپے
مع سلائی لکڑی

تیار کردہ:۔ حکیم جمال دین دارالیمن غربی ربوہ

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

• باقاعدہ منظور شدہ • ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ فیکٹری ایریا ربوہ

انگریزی ادویات و دیگر اشیاء ہر قسم کنٹرول ریٹ پر کاسمٹک و دیگر اشیاء بارعایت

La Medicine
Ph No 52322
2/6 I and T Centre
G-9/4 ISLAMABAD

قائم شدہ: ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان

زرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اکھڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
بچوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷ پوسٹ بکس: ۲۲۲

ایجنسیز:
دواخانہ حکیم نظام جان، اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار بھیرہ والا

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے

سرمہ طفیل

نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
-/11 روپے
سفید موتیا کا علاج۔
دھند، جالا، ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، بیلان
نوٹ: سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی 5 پیسے

عرق نور
-/20 روپے
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔

حب بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے

پیٹرولیکویا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی جسٹرڈ
H-14597 حال معرفت کورٹ کلاتھ ہاؤس باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

شاہ میڈیکو فیصل آباد کی طرف سے اہل ربوہ کی سہولت کیلئے

دن رات سروس

• انگریزی ادویات • عینکیں نظر و دھوپ

سٹیٹس گولبازار ربوہ

ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے
گلشن بیکری
پر تشریف لائیں۔ نزد ایوان محمود ربوہ

دمہ کورس 60/- روپے
Asthma Course
ٹی بی کورس
فی کورس 50-00 روپے
T. B. Course
مزمن امراض کے کورسز اور کیورز کا لٹریچر فری
ریپیٹر یٹری کیور سنٹرز
لاہور: کیور ٹیو سٹورز اینڈ پیلے سنٹر اچھرہ شاپنگ سنٹر
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور نزد نہر چوک مغلپورہ
لاہور: افضل میڈیکل سٹور چوک یتیم خانہ ملتان روڈ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
ہر ضلع میں ریپیٹر یٹری کیور سنٹر بننے کیلئے باحیثیت پارٹیاں رجوع فرمائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

میں:

میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں۔ پلیاں۔ مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ اب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ: الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک لے لیں: (فون: 416)

پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع 16/25 باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

ھو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائٹرز: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز